ترکمنستان اور پاکستان کے مابین اقتصادی تعاون

پاکستان میں وسائل توانائی بالخصوص گیس کے ذخائر بتدریج ختم ہو رہے ہیں۔ اسی خدشے کے پیش نظر حکومت پاکستان مستقبل میں گیس کی ضروریات پوری کرنے کے منصوبوں پر وقتاً" فوقتاً" غور کرتی رہی ہے۔ بے نظیر دور حکومت میں قطر سے بحری راستے پاکستان تک گیس پائپ لائن بچھانے کی ایک تجویز زیر غور رہی ہے۔ غالباً" گیس کی قیمت فروخت پر اتفاق نہ ہونے کے باعث یہ منصوبہ معرض التواء کا شکار ہوا۔ ترکمنستان سے ایران کے راستے پاکستان کو گیس کی درآمد کے ایک دوسرے منصوبہ پر بھی غور ہوتا رہا ہے۔ اس منصوبے کے تحت ایران سے خشکی کے راستے پاکستان تک گیس پائپ لائن بچھائی جانی تھی جسے بعد میں دہلی تک توسیع دینے کا منصوبہ تھا۔ افغان صورت حال کے باعث اس منصوبے کو بھی تاہنوز آگے نہیں بڑھایا نہ جاسکا ہے۔ گزشتہ تین ماہ (اکتوبر' نومبر' دسمبر ۱۹۹۷ء) کے دوران اس سلسلہ میں کیا پیش رفت ہو سکی ہے' اس بارے میں سلسلہ وار واقعات پیش کیے جاتے ہیں۔

یکم اکتوبر:

پٹرولیم اور قدرتی وسائل کے وفاقی وزیر چوہدری نثار علی خان نے یکم اکتوبر ۱۹۹۷ء کو کہا کہ سن ۲۰۰۰ء تک ترکمنستان سے پاکستان تک پائپ لائن کے ذریعے گیس کی فراہمی کا آغاز ہوجائے گا۔ انہوں نے کہا کہ ترکمن گیس کی درآمد کے بعد پاکستان میں گیس کی ضروریات کو کافی حد تک پورا کیا جا سکے گا۔ چوہدری نثار علی خان نے کہا کہ گزشتہ پچاس سالوں کے دوران پاکستان میں صرف ۴۵۰ تیل کے کنوؤں کی کھدائی کا کام ہو سکا ہے جبکہ دیگر ممالک میں اتنے ہی کنوؤں کی کھدائی محض تین برس کے عرصہ میں پایہ تکمیل کو پہنچ جاتی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ۱۹۹۰ء کے عشرہ میں مقامی طور پر تیل کی پیداوار ستر ہزار بیرل یومیہ تھی جواب گر کراٹھاون ہزار بیرل یومیہ رہ گئی ہے۔

۷ اکتوبر:

ترکمنستان میں متعین پاکستانی سفیر طارق عثمان نے کہا کہ اسلام آباد اور عشق آباد کے مابین

تجارتی تبادلے کے شعبوں میں فنی ماہرین کے تعاون کے وسیع امکانات موجود ہیں۔ ۷ اکتوبر ۱۹۹۷ء کو پشاور یونیورسٹی کے ایریا سٹڈی سنٹر میں انگریزی روزنامہ "ڈان" کو انٹرویو دیتے ہوئے پاکستانی سفیر نے کہا کہ دونوں ممالک پہلے ہی ۷ ء ۱ بلین ڈالر لاگت کے گیس اور تین بلین ڈالر لاگت کے تیل کے معاہدوں پر کام کر رہے ہیں جن میں ترکمنستان سے افغانستان کے راستے پاکستان تک پائپ لائن کی تعمیر بھی شامل ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ۱۹۹۸ء کے اختتام تک دونوں منصوبوں پر کام کے آغاز سے جنگ سے تباہ حال افغانستان میں ترقی و خوشحالی کے ایک نئے دور کا آغاز ہوسکے گا۔

انہوں نے ٹیکسٹائل کے شعبہ کا ذکر بھی کیا جس میں پاکستان نمایاں کامیابی حاصل کر چکا ہے۔ ان کے بقول وسطی ایشیائی ریاستوں کو اس شعبہ میں پیش رفت کے لیے خاصا سفر طے کرنا پڑے گا' اگرچہ ان ریاستوں میں کپاس کی بڑے پیمانے پر پیداوار ہوتی ہے۔ طارق عثمان نے اس تاثر کو رد کر دیا کہ افغان خانہ جنگی کے باعث وسطی ایشیائی ریاستوں اور پاکستان کے مابین تجارت ممکن نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ ماضی میں پاکستان میں کپاس کی پیدوار میں کمی واقع ہو جانے کے باعث ہم ترکمنستان سے ایران کے راستے کپاس کی بحفاظت درآمد کرنے کا کامیاب تجربہ کرچکے ہیں۔ مستقبل میں ان ریاستوں اور پاکستان کے درمیان تجارت اور دیگر شعبوں میں فنی ماہرین کے تبادلے کے امکانات روشن ہیں۔

ایک سوال کے جواب میں پاکستانی سفیر نے اس خیال کو مسترد کر دیا کہ افغانستان کے مسئلہ پر پاکستان اور بعض وسط ایشائی ریاستوں کے درمیان کھچاؤ پایا جاتا ہے۔ انہوں نے اس خیال کو بھی بے بنیاد قرار دیا کہ وسط ایشیائی تجارتی منڈی میں بھارت کو پاکستان پر برتری حاصل ہے۔

۱۰ اکتوبر:

امریکی تیل اور گیس کمپنی یونوکول نے ترکمنستان سے پاکستان تک ۵ ء ۴ بلین امریکی ڈالر کی لاگت سے پائپ لائن کی تعمیر کے لیے آٹھ کمپنیوں پر مشتمل ایک کنسورشیم تشکیل دیا ہے۔ کنسورشیم کو سینٹ گیس (Cent Gas) کا نام دیا گیا ہے۔ آٹھ کمپنیوں پر مشتمل کنسورشیم میں ترکمنستان کی گیز پرام (Gasprom)' سعودی عرب کی ڈیلٹا (Delta) اور پاکستان کی ایک یا زیادہ کمپنیاں (جن کے بارے میں ابھی تک کوئی فیصلہ نہیں کیا گیا) شامل ہوں گی۔ البتہ کنسورشیم میں شامل یونوکول نسبتاً" زیادہ حصص کی مالک ہوگی۔

افغان سرزمین میں پائپ لائن بچھانے کے عوض طالبان حکومت کو ۱۵ فیصد رائلٹی دینے کا تنازعہ ہنوز تصفیہ طلب ہے۔ کمپنی کے ذرائع کا کہنا ہے کہ رائلٹی کی یہ رقم مجموعی طور پر سالانہ ۱۰۵ ملین ڈالر کی خطیر رقم بنتی ہے جو اقتصادی لحاظ سے قابل قبول نہیں ہے۔

اس سب کے باوجود یونوکول نے منصوبے پر زمینی کام کا آغاز کر دیا ہے۔ یہ کمپنی منصوبے کی موزونیت اور پائپ لائن کے روٹ کے سروے پر پہلے ہی ۲۰ ملین ڈالر خرچ کر چکی ہے۔

۱۶ اکتوبر:

وزیراعظم پاکستان میاں نواز شریف ترکمنستان کے دورے پر روانہ ہوئے۔ عشق اباد پہنچنے پر وزیراعظم نواز شریف نے ترکمن صدر سپرمراد نیازوف سے ملاقات کی اور باہمی دلچسپی کے دوطرفہ امور پر تبادلہ خیال کیا۔ ایک گھنٹہ تک جاری رہنے والے مذاکرات میں کشمیر اور افغانستان جیسے مسائل نمایاں رہے۔ دونوں رہنماؤں نے ترکمنستان اور پاکستان کے مابین اقتصادی تعاون کی رفتار اور تجارت و سرمایہ کاری پر تبادلہ خیال کیا۔

دوطرفہ منصوبوں کے سلسلہ میں دونوں رہنماؤں نے اس امر پر اتفاق کیا کہ دونوں ممالک کے مابین تیل اور گیس کی ترسیل کے لیے پائپ لائنوں کی تعمیر کے منصوبوں پر عمل درآمد کو اولین ترجیح دی جائے گی۔

یکم نومبر:

ترکمنستان کے دارلحکومت عشق اباد میں منعقدہ ایک تقریب کے دوران چھ بین الاقوامی کمپنیوں اور حکومت ترکمنستان نے وسط ایشیائی گیس پائپ لائن لمیٹڈ (سینٹ گیس) کی تشکیل کے معاہدہ پر دستخط کئے۔ یہ کنسورشیم ۱۲۷۵ کلو میٹر (۷۹۰ میل) طویل پائپ لائن کی تعمیر کے منصوبے پر عمل کر رہی ہے جو ترکمنستان کے وسیع وسائل توانائی کی پاکستانی منڈیوں تک (اور پاکستانی بندرگاہوں کے ذریعے عالمی منڈیوں تک) ترسیل کے عمل کو ممکن بنائے گی۔ کنسورشیم اس پائپ لائن کو بھارت کے دارلحکومت نئی دہلی تک توسیع دینے کے منصوبے پر بھی غور کر رہی ہے۔

۳ نومبر:

طالبان حکومت نے کہا ہے کہ افغانستان کے راستے ترکمنستان سے پاکستان تک تیل اور گیس پائپ لائن کی تعمیر کے لئے اس نے کسی کمپنی سے کوئی معاہدہ نہیں کیا ہے۔ طالبان کے

ریڈیو شریعت نے ۳ نومبر کے اپنے ایک پشتو پروگرام میں کہا کہ اسلامی امارت افغانستان کسی مخصوص کمپنی کے ساتھ پائپ لائنوں کی تعمیر پر سمجھوتہ کے سلسلہ میں کسی کے دباؤ کے آگے نہیں جھکے گی۔ ریڈیو نے کہا: "منصوبے پر دستخط کے دوران حکومت (افغانستان) اپنے عوام کے مفادات کو ہر چیز پر مقدم رکھے گی"۔ دس روز کے عرصہ میں طالبان حکومت نے دوسری مرتبہ واضح کیا کہ یونوکول یا ارجنٹائن کی کمپنی "برِیڈ اس" کے ساتھ ابھی تک کسی طرح کے معاہدہ پر دستخط نہیں ہوئے ہیں۔

قازقستان خارجہ تعلقات

۷ اکتوبر:

قازقستان کے وزیر دفاع مختارالین بائیف نے چینی حکومت کو یہ یقین دہانی کرائی ہے کہ مشرقی ترکستان کے مسلمان باغیوں کے خلاف قازق حکومت چین کی حمایت کرے گی۔ بیجنگ میں چین کے وزیراعظم لی پنگ کے ساتھ ایک ملاقات کے دوران انہوں نے چین کے صوبے سنکیانگ میں جاری مسلم بغاوت کی شدید مذمت کی اور کہا کہ قازق حکومت نے قازق عوام کی طرف سے باغی عناصر کی حمایت روکنے کے لیے سخت اقدامات کئے ہیں۔ چین شورش زدہ سنکیانگ میں علیحدگی پسندی کی کاروائیوں پر قابو پا کر وسط ایشیائی ریاستوں کے ساتھ تعلقات بہتر بنانا چاہتا ہے۔

۱۰ اکتوبر:

۱۰ اکتوبر ۱۹۹۷ء کو قازق صدر نور سلطان نذر بائیف نے سابق وزیر پٹرولیم اور قازق قومی تیل کمپنی کے موجودہ سربراہ نورالعین بالجم بائیف کو نیا وزیراعظم نامزد کیا۔ سبکدوش ہونے والے وزیراعظم اکی جان قاضی گل دین نے، جو ۱۹۹۴ء سے وزارت عظمیٰ کے منصب پر فائز تھے، ناسازی صحت کی بنا پر عہدے سے استعفیٰ دے دیا تھا۔ پارلیمنٹ کے سامنے نئے وزیراعظم کی حیثیت سے تقرر کا اعلان کرتے ہوئے قازق صدر نور سلطان نذر بائیف نے زور دے کر کہا کہ "تیل ہمارے ملک کی کلی ترجیح بن چکا ہے" انہوں نے مزید کہا "قازقستان کو وسطی ایشیا میں اقتصادی سرگرمیوں کا مرکز بننا ہے" قازقستان میں بحیرہ کیسپین کے شمال مشرقی ساحل پر وافر مقدار میں تیل کے ذخائر پائے جاتے ہیں۔ انچاس سالہ بالجم بائیف تیل کی صنعت سے کافی عرصہ تک وابستہ رہے ہیں۔

۲۴ اکتوبر:

قازق صدر نور سلطان نذر بائیف نے کہا کہ سن ۲۰۳۰ء تک ملک کی تزویراتی پیش رفت کے حوالے سے ۱۹۹۸ء سے ۲۰۰۰ء تک ملک کی سلامتی سے متعلق مسائل حکومت کے ایجنڈے میں سرفہرست ہوں گے۔ ملک کے چھٹے یوم آزادی کے موقع پر قوم کے نام ایک پیغام میں انہوں نے کہا کہ یہ ہدف سربرآوردہ ممالک کے ساتھ سرگرم تعلقات کے قیام اور ملک میں سرمایہ کاری کے فروغ سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم ریاستی اداروں کی تشکیل کے مراحل سے گزر رہے ہیں اس لئے ہمیں دیگر ممالک کے تجربات کا مطالعہ کرنا چاہیے اور دنیا میں رونما ہونے والے سود مند رجحانات سے استفادہ کرنا چاہیے۔

۲۵ اکتوبر:

اسلام آباد کے ایک مقامی ہوٹل میں قازق سفیر اور ان کی اہلیہ نے ملک کے چھٹے یوم آزادی کے موقع پر ایک استقبالیہ تقریب کا انعقاد کیا۔ تقریب میں پارلیمانی امور کے وفاقی وزیر میاں یٰسین وٹو مہمان خصوصی تھے۔ تقریب میں امریکہ' روس' آسٹریلیا' افریقہ' ایشیا' یورپ' مشرق وسطٰی اور وسطی ایشیا کے سفیروں' ہائی کمشنروں اور سفارت کاروں نے شرکت کی۔

۵ نومبر:

پاکستان کے دورے پر آئے ہوئے قازقستان کے عدالتی وفد کے دوارکان (ججوں) کو وفاقی دارالحکومت اسلام آباد کے پوش سیکٹر میں تین نوسربازوں نے لوٹ لیا۔ ڈاکو سرکاری اہلکاروں کے بھیس میں تھے۔

۸ نومبر:

قازقستان کے ۱۵ رکنی ججوں کے وفد نے سپریم کورٹ کا دورہ کیا اور چیف جسٹس سید سجاد علی شاہ سے ملاقات کی۔ انہوں نے کہا کہ تجربات اور معلومات کے تبادلے سے دونوں ممالک کی عدلیہ کے مابین مضبوط رشتے استوار ہونگے۔

۱۲ نومبر:

قازقستان میں تہتر فیصد افراد خط غربت سے نیچے کی زندگی گزارنے پر مجبور ہیں۔ سرکاری

طور پر پچاس ڈالر ماہانہ آمدنی ہے۔ خط غربت کی تعریف پچاس ڈالر ماہانہ آمدنی ہے۔

۱۰ دسمبر:

۱۰ دسمبر کو قازق صدر نور سلطان نذر بائیف نے قازقستان کے شمالی شہر اکمولا کو ملک کا نیا دارالحکومت قرار دینے کی تقریب کا افتتاح کیا۔ اس موقع پر نئی تعمیر شدہ پارلیمنٹ کی عمارت میں ممبران پارلیمنٹ سے خطاب کرتے ہوئے نذر بائیف نے کہا: "آج ہم اعلان کرتے ہیں کہ اکمولا ہمارا دارالحکومت ہے اور آج سے تمام اہم فیصلے یہیں سے کیے جائیں گے"۔ ماہرین تعمیرات اور سول انجنیئروں کو سائبیریا کے مرغزاروں کے قریب واقع تین لاکھ آبادی والے اس شہر کو چند ماہ کے اندر اندر نئے خطوط پر تعمیر کرنے کی ہدایت کی گئی تھی۔ شہر میں ابھی تک سٹریٹ لائٹس اور ملازمین کے لیے وافر مقدار میں مکانات تعمیر نہیں ہوسکے ہیں۔ دارالحکومت کی تبدیلی کی وجہ قازق قیادت کے یہ خدشات ہیں کہ الماتا (پرانے دارالحکومت) سے شمال میں روسی بولنے والے علاقوں پر موثر کنٹرول ناممکن ہے۔